سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(بدھ 7، جمعرات 8-اکتوبر، جمعرات 12-نومبر 2015)

(یوم الاربعاء 22، یوم الخمیس 23-ذی الحج 1436ھ، یوم الخمیس 29-محرم الحرام 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: سترہواں، اٹھارہوں اجلاس

جلد 17: شمارہ جات : 1تا2

جلد 18

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سترہواں اجلاس

بدھ، 7۔اکتوبر 2015

جلد 17: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	7
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	حلف	
7۔	نو منتخب ممبر کا حلف ------------	16
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	لاہور میں پی ٹی آئی کے کارکنان کی شہادت، تشدد اور پولیس گردی پر احتجاج ------------	16
	تحاریک التوائے کار	
9۔	جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (---جاری) ------------	19
10۔	پی پی۔170 سانگلہ ہل میں تعمیر کئے گئے انڈر پاس میں پانی بھرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ------------	21
	پوائنٹ آف آرڈر	
11۔	لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کے طریق کار پر غیر مسلموں کا احتجاج ------------	21
12۔	کورم کی نشاندہی ------------	22
	پوائنٹ آف آرڈر	
13۔	پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کی تنخواہ و الاؤنسز بڑھانے کا مطالبہ ------------	24
	سرکاری کارروائی	
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
14۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ------------	26
	قرارداد	
15۔	صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) فوڈ اتھارٹی پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع ------------	27

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
16۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ------------	28
	قرارداد	
17۔	صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع ------------	28
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
18۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ------------	29
	قرارداد	
19۔	صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 کی میعاد میں توسیع ------------	30
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
20۔	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 ------------	31
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے)	
21۔	آرڈیننس (ترمیم) (ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015 ------------	63
22۔	آرڈیننس (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015 ------------	63
23۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015 ------------	64
24۔	آرڈیننس (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2015 ------------	64
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
25۔	مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015 ------------	65

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
26۔	مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	65
	جمعرات، 8۔اکتوبر 2015	
	جلد 17: شمارہ 2	
27۔	ایجنڈا ------------	69
28۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	73
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	74
	سوالات (محکمہ خوراک)	
30۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	75
31۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	111
32۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	123
	توجہ دلاؤ نوٹس	
33۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	131
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
34۔	مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات و ماہی پروری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	132
	تحاریک استحقاق	
35۔	ضلعی حکومتوں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2001 تا 2004 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا ------------	133

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
36۔	سعودی عرب منیٰ میں حاجیوں کے ساتھ پیش آنے والے سانحہ کے بارے میں قرار داد آؤٹ آف ٹرن پیش کرنے کا مطالبہ -----------	133
	تحاریک التوائے کار	
37۔	نارنگ منڈی میں آلودہ پانی پینے سے لوگ ہیپاٹائٹس، جگر و کینسر جیسے موذی امراض کا شکار (---جاری) -----------	136
38۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	137
	جمعرات، 12۔نومبر 2015	
	جلد 18: شمارہ 1	
39۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ -----------	141
40۔	ایجنڈا -----------	143
41۔	ایوان کے عہدے دار -----------	147
42۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	153
43۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	154
44۔	چیئرمینوں کا پینل -----------	155
	حلف	
45۔	نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف -----------	155
	تعزیت	
46۔	معزز ممبر مخدوم علی رضا شاہ کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	156
	سوالات (محکمہ صحت)	
47۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	159
48۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	195

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
49۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	211
	توجہ دلاؤ نوٹس		
50۔	ڈیرہ غازی خان: سردار امجد فاروق خان کھوسہ، ایم این اے کے ڈیرہ پر خود کش بم دھماکہ سے متعلقہ تفصیلات	------------	228
51۔	تحصیل فورٹ عباس: ہوائی فائرنگ سے شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات	------------	229
	تحاریک استحقاق		
52۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	230
	تحاریک التوائے کار		
53۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	232
	سرکاری کارروائی		
54۔	کورم کی نشاندہی	------------	233
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے)		
55۔	آرڈیننس (ترمیم) ریونیو اتھارٹی پنجاب 2015	------------	234
56۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول 2015	------------	234
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
57۔	مسودہ قانون (ترمیم) کینال اینڈ ڈرینج 2015	------------	235
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک		
58۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک	------------	235
	قرارداد		
59۔	آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع	------------	236

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
60۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک -----------	237
	قرارداد	
61۔	آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع -----------	238
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
62۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک -----------	240
	قرارداد	
63۔	آرڈیننس (ترمیم) (ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع -----------	240
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
64۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک -----------	241
	قرارداد	
65۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015 کی میعاد میں توسیع -----------	242
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
66۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک -----------	243
	قرارداد	
67۔	آرڈیننس (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015 کی میعاد میں توسیع -----------	244

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
68۔	مسودہ قانون(ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015اور مسودہ قانون(ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹوں کاایوان میں پیش کیا جانا ------------	245
69۔	مسودہ قانون(ترمیم)(ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیا جانا ------------	245
70۔	مسودہ قانون(ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹری کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیا جانا ------------	246
71۔	مسودہ قانون سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015اور مسودہ قانون سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹوں کاایوان میں پیش کیا جانا ------------	246
72۔	اجلاس کے اختتام کااعلامیہ ------------	247
73۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(65)/2015/1278. Dated: 2nd October, 2015. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, 7 October 2015 at 02:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 2nd October, 2015

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔اکتوبر 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آئین کے آرٹیکل 128(2)(a) کے تحت قراردادیں

1۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ترمیم) فوڈ اتھارٹی پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(a) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) فوڈ اتھارٹی پنجاب 2015 (21 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 12۔اگست 2015 کی توثیق کے پیریڈ میں مورخہ 10۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

4

2۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب 2015 (23 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 12۔اگست 2015 کی توثیق کے پیریڈ میں مورخہ 10۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

3۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 (24 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 24۔اگست 2015 کی توثیق کے پیریڈ میں مورخہ 22۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

4۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

5

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015(25بابت2015) نافذ شدہ مورخہ 24۔اگست 2015 کی توثیق کے پیریڈ میں مورخہ 22۔نومبر 2015 سے مزید 90دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

5۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015(26بابت2015) نافذ شدہ مورخہ 24۔اگست 2015 کی توثیق کے پیریڈ میں مورخہ 22۔نومبر 2015 سے مزید 90دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

(بی) آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس (ترمیم) (ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

6

4۔ آرڈیننس (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش جانا

مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015

ایک وزیر مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(ڈی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 36 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے جینڈر اینڈ مین سٹریمنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) فوائد زچگی پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فوائد زچگی پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت و انسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فوائد زچگی پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2- چیئرمینوں کا پینل

1-	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی-42
2-	سید عبد العلیم، ایم پی اے	پی پی-244
3-	مخدوم ہاشم جواں بخت، ایم پی اے	پی پی-291
4-	محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے	ڈبلیو-355

3- کابینہ

1-	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2-	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی ومعدنیات / توانائی*
3-	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، مواصلات وتعمیرات*
4-	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11- جون 2013، 29- مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (26- اگست تا 8- ستمبر 2015) تفویض کیا گیا۔

8

5-	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
6-	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7-	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
8-	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات
9-	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
10-	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11-	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
12-	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
13-	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
14-	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
15-	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
16-	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
17-	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18-	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
19-	ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
20-	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)10/2013 مورخہ 29- مئی 2015 رانا ثناء اللہ خان کو قانون و پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	چودھری سرفراز افضل	: امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت
2-	راجہ محمد اویس خان	: زکوٰۃ وعشر
3-	جناب نذر حسین	: قانون وپارلیمانی امور
4-	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	: لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5-	حاجی محمد الیاس انصاری	: سماجی بہبود وبیت المال
6-	جناب محمد ثقلین انور سپرا	: اوقاف ومذہبی امور
7-	محترمہ راشدہ یعقوب	: ترقی خواتین
8-	محترمہ نازیہ راحیل	: ریونیو
9-	جناب عمران خالد بٹ	: صنعت، کامرس وتجارت
10-	جناب محمد نواز چوہان	: ٹرانسپورٹ
11-	جناب اکمل سیف چٹھہ	: تحفظ ماحول
12-	چودھری محمد اسد اللہ	: خوراک
13-	نوابزادہ حیدر مہدی	: مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14-	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	: کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15-	خواجہ عمران نذیر	: صحت
16-	جناب رمضان صدیق بھٹی	: لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
17-	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	: ایس اینڈ جی اے ڈی
18-	جناب سجاد حیدر گجر	: ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12-دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات وثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری ومحصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کان کنی ومعدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات وتعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی وترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
35۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولز ایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

11

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب نوید رسول مرزا

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سترھواں اجلاس

بدھ، 7-اکتوبر2015

(یوم الاربعاء، 22-ذی الحج1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5:00 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَا خَلَقۡنَا ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ وَمَا
بَيۡنَهُمَآ إِلَّا بِٱلۡحَقِّۗ وَإِنَّ ٱلسَّاعَةَ لَأٓتِيَةٞۖ فَٱصۡفَحِ ٱلصَّفۡحَ
ٱلۡجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ ٱلۡخَلَّـٰقُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدۡ ءَاتَيۡنَـٰكَ سَبۡعٗا
مِّنَ ٱلۡمَثَانِي وَٱلۡقُرۡءَانَ ٱلۡعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعۡنَا بِهِۦٓ
أَزۡوَٰجٗا مِّنۡهُمۡ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَٱخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِينَ ﴿٨٨﴾
وَقُلۡ إِنِّيٓ أَنَا ٱلنَّذِيرُ ٱلۡمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ أَنزَلۡنَا عَلَى ٱلۡمُقۡتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾
ٱلَّذِينَ جَعَلُواْ ٱلۡقُرۡءَانَ عِضِينَ ﴿٩١﴾

سورۃ الحِجر آیات تا

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو (مخلوقات) ان میں ہے اس کو تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور قیامت تو ضرور آکر رہے گی تو تم (ان لوگوں سے) اچھی طرح سے درگزر کرو(85) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب کچھ) پیدا کرنے والا (اور) جاننے والا ہے (86) اور ہم نے تم کو سات (آیتیں) جو (نماز میں) دہرا کر پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورۂ الحمد) اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہے (87) اور ہم نے کفار کی کئی جماعتوں کو جو (فوائد دنیاوی سے) متمتع کیا ہے تم ان کی طرف (رغبت سے) آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا اور نہ ان کے حال پر تاسف کرنا اور مومنوں سے خاطر اور تواضع سے پیش آنا(88) اور کہہ دو کہ میں تو اعلانیہ ڈر سنانے والا ہوں(89) (اور ہم ان کفار پر اسی طرح عذاب نازل کریں گے) جس طرح ان لوگوں پر نازل کیا جنہوں نے تقسیم کر دیا(90) یعنی قرآن کو (کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا(91)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

یا رسول اللہ تیرے در کی فضاؤں کو سلام
گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام
جو مدینے کے گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
تاقیامت ان فقیروں راہگیروں کو سلام
مسجد نبوی کی صبح شاموں کو سلام
یا نبی تیرے غلاموں کے غلاموں کو سلام
والہانہ جو طواف روضہ اقدس کرے
مست و بے خود وجد کرتی ان ہواؤں کو سلام

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

No point of order. Let me speak now. Please have your seat.

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! معزز ممبران اسمبلی کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پہلے پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! معزز ممبران کی تنخواہوں میں اضافے کا مسئلہ کافی عرصہ سے pending چلا آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، پہلے مجھے بات کرنے دیں۔ سیکرٹری صاحب! پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے:

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	سید عبدالعلیم، ایم پی اے	پی پی۔244
3۔	مخدوم ہاشم جواں بخت، ایم پی اے	پی پی۔291
4۔	محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے	ڈبلیو۔355

شکریہ

حلف

نو منتخب ممبر کا حلف

جناب سپیکر: میرے علم میں آیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر محترمہ فاطمہ فریحہ حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ وہ اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہو جائیں، حلف اٹھا لیں اور اس کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر صوبائی اسمبلی محترمہ فاطمہ فریحہ نے حلف اٹھایا
اور اس کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائے)

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

لاہور میں پی ٹی آئی کے کارکنان کی شہادت، تشدد اور پولیس گردی پر احتجاج

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے چند دنوں سے لاہور میں پی ٹی آئی کے دو کارکنان کو شہید کیا گیا ہے۔ آج سے دس بارہ روز پہلے عفار گجر کو گڑھی شاہو میں گولیاں ماری گئیں لیکن ابھی تک لوگ گرفتار نہیں ہوئے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جھوٹ۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔.No interruption please ان کو بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پرسوں رات شاہدرہ سے ہمارے ایک کارکن میاں محمد اختر کو اغواء کیا گیا جو کہ پچھلی دفعہ ہمارے کونسلر کے امیدوار تھے اور بدترین تشدد کرنے کے بعد ان کی لاش رحمٰن پورہ میں پھینک دی گئی۔ دو دن پہلے اس سے ملحقہ شاہ کمال کے علاقہ میں ہمارے کارکن صفدر کو ہتھوڑوں سے وار کر کے زخمی کیا گیا اور وہ جناح ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں داخل ہے۔ اسی طرح کے اور بھی لاتعداد ایسے واقعات ہیں۔ حلقہ این اے۔122 کا الیکشن جیتنا انہوں نے اپنی زندگی اور موت کا مسئلہ بنا لیا ہے۔ ووٹوں سے الیکشن جیتیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن پورے پنجاب کی پولیس، جس میں سپیشل برانچ اور باقی تمام اہلکار جو اس حلقہ کے اندر جتنے بھی میڈیکل

سٹور ہیں وہاں پر ڈرگ انسپکٹر جا کر سرکاری سرپرستی میں، سرکاری امیدوار کے فلیکسز لگوا رہے ہیں۔ ہمارے ورکروں کو ڈرایا، دھمکایا جا رہا ہے اور ورکر سٹینڈ لیتا ہے اس پر جھوٹے مقدمات قائم کئے جا رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان دونوں افراد کو ہلاک کیا گیا ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جھوٹ، جھوٹ کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: No, No. Order please.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سلسلے کو، تشدد کی اس لہر کو اگر کنٹرول نہ کیا گیا تو یہ بڑا خونی الیکشن ہوگا۔ میں یہاں پر ایوان میں کھڑے ہو کر حکمرانوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدارا ہوش کے ناخن لیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پولیس کے ذریعے [*****] تمام محکموں کے لوگ، سارے ریاستی ادارے اس بارے میں سرگرم ہیں کہ این اے-122 کا الیکشن win کرنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: [****] الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر احتجاج کر رہا ہوں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہ جھوٹے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آپ جواب دے لیں لیکن یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ایسا نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی اپنی سیٹوں پر
کھڑے ہو کر جھوٹے جھوٹے کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کی نعرے بازی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ پولیس کو مداخلت سے روکیں، کوئی پولیس گردی نہیں چلے گی۔ پولیس لوگوں کو اٹھا کر اغواء کر کے terrorize کر رہی ہے، pressurize کر رہی ہے اور جو لوگ نہیں چلتے ان پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ ہمارے ورکروں کو ہلاک کیا جا رہا ہے، ہمارے ورکرز کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ یہ fair and free الیکشن نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن biased ہوا ہے یہاں ساری پولیس اس کام پر ہے، تمام مجسٹریٹ اس کام پر ہیں، تمام ڈرگز انسپکٹرز اس کام پر ہیں اور وہ گھر گھر جا کر لوگوں کو ڈرا رہے ہیں، لوگوں کو دھمکا رہے ہیں۔ ہم اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر پی ٹی آئی کے معزز ممبران واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی اپنی سیٹوں پر
کھڑے ہو کر جھوٹے جھوٹے کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایسا نہ کریں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ باہر بڑا احتجاج ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہیں موقع دیں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات تھا لیکن مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ آج پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دینا تھا، وہ کہہ رہے ہیں کہ میرے کسی عزیز کا انتقال ہو گیا ہے لہٰذا اسے rule 235 کے تحت pending کیا جاتا ہے اور next جب اجلاس آئے گا تو سب سے پہلے ان کو لیا جائے گا۔

(نوٹ: پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت کے عزیز کی وفات کی بناء پر وقفہ سوالات ملتوی کر دیا گیا)

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات سنتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! خواتین بات کرنا چاہتی ہیں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد خواتین کی بات سنتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 161 میاں نصیر صاحب کی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ گوندل صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟ میرے خیال میں پہلے اپوزیشن کے ممبران کو ایوان میں لائیں۔ راجہ صاحب! وہ کیا کہہ کر گئے ہیں مجھے سمجھ

نہیں آئی۔ ملک ندیم کامران صاحب ذرا آپ ہمت کر لیں۔ آپ مشورہ کر لیں اور انہیں منا کر لائیں۔ آپ دونوں منسٹر صاحبان جائیں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! وہ نہیں مانیں گے۔

جناب سپیکر: جو جائز بات ہے وہ کیوں نہیں مانیں گے۔ جی، گوندل صاحب آپ تحریک التوائے کار نمبر 161 کا جواب دیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران اور وزیر ہاؤسنگ و اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک حزب اختلاف کے ممبران کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر 161 کے ضمن میں عرض ہے کہ جس جگہ کا ذکر کیا گیا ہے اس میں کافی لوگ تھے جنہوں نے انکروچمنٹ کی ہوئی تھی۔ یہ سرکاری جگہ تھی جس پر کافی لوگوں نے انکروچمنٹ کی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: مجھے آواز نہیں آ رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ نے تجاوزات گرانے کے لئے پولیس اور ضلعی انتظامیہ سے رابطہ کیا۔ مورخہ 7۔ جولائی 2015 کو ڈی سی او، راجن پور کے آفس میں میٹنگ ہوئی جس کے دوران طے پایا کہ محکمہ پولیس عید الفطر کے بعد نفری مہیا کرے گا لیکن وسط جولائی میں دریائے سندھ میں سیلاب آنے کی وجہ سے اور ایمرجنسی کی صورتحال پر یہ پروگرام ملتوی ہوا۔ بعد ازاں 15-08-27 کو دوبارہ میٹنگ ہوئی اور اس کے مطابق اسسٹنٹ کمشنر جام پور نے 15-09-03 بروز جمعرات کو پولیس امداد کی فراہمی کی یقین دہانی کرائی جس کے تحت مورخہ 3 اور 4۔ ستمبر 2015 بروز جمعرات اور جمعہ کو تجاوزات ہٹانے کے لئے باامداد پولیس اور ضلعی انتظامیہ بشمول ایکسیئن محکمہ انہار اور اسسٹنٹ کمشنر جام پور کی سربراہی میں آپریشن کیا گیا اور انڈس ہائی وے سے جام پور فلڈ بند تک تمام تجاوزات کو گرا دیا گیا۔ مزید برآں محکمہ نے

سردار حسنین بہادر خان دریشک کے عدالتی stay order کے جواب میں بھی عدالت میں رجوع کر رکھا ہے---

MR SPEAKER: Order please, Order please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے stay order خارج کرانے کے لئے تحرک کیا ہوا ہے جس کی تاریخ پیشی مقرر ہے۔ عدالت کے فیصلے کے مطابق ان تجاوزات کے سلسلے میں بھی عملدرآمد قانون کے مطابق کیا جائے گا۔ جنہوں نے stay order نہیں لیا تھا وہ تمام تجاوزات ہٹا دی گئی ہیں۔ جو رٹ پٹیشن ہائی کورٹ میں alongwith stay order pending ہے جب اس کا فیصلہ ہوگا تو اس کے مطابق اس پر بھی عملدرآمد کرایا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 270 شیخ علاؤالدین کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب پہلے پڑھا جا چکا تھا لیکن شیخ صاحب کہتے ہیں کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں شیخ صاحب بھی ہوں وہ موقع پر جا کر دیکھ لیں کہ اس بلڈنگ کی کیا صورتحال ہے۔ اگر شیخ صاحب بھی ساتھ ہوں تو کوئی کمیٹی بنا دیں جو اس بلڈنگ کا معائنہ کرلے کہ اس کی کیا صورتحال ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں چونکہ ابھی شیخ صاحب نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 430 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کی بھی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو اس تحریک التوائے کار کے مطابق موقع پر انکوائری کر رہی ہے۔ ابھی تک اس کی انکوائری رپورٹ فائنل نہیں ہوئی۔ جونہی اس کی final انکوائری رپورٹ آتی ہے تو پھر ایوان میں اس کا مفصل جواب دے دیا جائے گا لہٰذا ابھی اس تحریک التوائے کار کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 459 جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔

پی پی-170 سانگلہ ہل میں تعمیر کئے گئے انڈر پاس میں پانی بھرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار ایک انڈر پاس کے متعلق ہے جو کہ ریلوے bridge کے نیچے ہے۔ریلوے فیڈرل گورنمنٹ کا ایک ادارہ ہے جس نے یہ انڈر پاس تعمیر کیا ہے چونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے اس لئے صوبائی حکومت کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ اس کا مفصّل جواب نہیں دے سکتا۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب شہزاد منشی:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کے طریق کار پر غیر مسلموں کا احتجاج

جناب شہزاد منشی:جناب سپیکر!باہر بہت بڑا احتجاج ہو رہا ہے، ہمارے بشپ صاحبان، فادر صاحبان، سماجی اور سیاسی قیادت باہر کھڑی ہے اور سراپا احتجاج ہے۔ان کا مطالبہ ہے کہ یہ جو لوکل باڈی کے الیکشن ہونے جا رہے ہیں ان میں غیر مسلموں کو selected نظام میں لایا جا رہا ہے۔اس بارے میں ان کے تحفظات ہیں---

جناب سپیکر:میرے خیال میں آپ کی بات سن گئی ہے، ہم لاء منسٹر صاحب سے جواب لے لیتے ہیں۔

جناب شہزاد منشی:جناب سپیکر!ابھی تک تمام لوگ باہر احتجاج کر رہے ہیں اگر ان کو سن لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر مؤثر بات بھی ہو سکتی ہے اور اس کا solution بھی نکل سکتا ہے۔یہ آپ کی مہربانی ہو گی otherwise تمام سڑکیں بند ہوئی پڑی ہیں۔

جناب سپیکر:جی، میں پتا کرتا ہوں۔لاء منسٹر صاحب!ان کو سن تو پہلے بھی لیا ہے لیکن آپ جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!یہ جو لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی بل پیش ہونے جارہا ہے اس کے متعلق یہ protest کرنا چاہتے ہیں۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بھی ان سے بات ہوئی ہے تو میں نے انہیں کہا ہے کہ باہر ان کے جو معزز صاحبان protest کر رہے ہیں ان کا ایک وفد بنا کر اسمبلی چیمبر میں لے آئیں تو ان کے ساتھ بیٹھ کر لوکل گورنمنٹ بل میں(ترمیم)کی جو وجوہات بنیں جو rationale ہے اس کے متعلق میں ساری صورتحال ان کے سامنے discuss بھی کر لیتا ہوں اور انہیں explain بھی کر دیتا ہوں۔

جناب شکیل آئیون:جناب سپیکر!پھر ہم باہر جا کر انہیں بلالائیں؟

جناب سپیکر:جی،آپ ان کے ساتھ ٹائم بنالیں،انہیں یہ کام کرنے دیں اس کے بعد بے شک ان کو بلا لینا۔آپ جن چار پانچ بندوں کو بلانا چاہتے ہیں ان کی کمیٹی بنادیں۔

جناب شہزاد منشی:جناب سپیکر!ہم تمام اقلیتی ممبران جا کر ان سے بات چیت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر:جی،آپ ان سے بات کر لیں۔یہ تو آپ کو پتا ہے کہ آپ نے کس وقت جانا ہے کیونکہ اب ادھر بھی آپ کا کام شروع ہے۔

جناب شہزاد منشی:جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ فائزہ احمد ملک:جناب سپیکر!کیا ایوان میں کورم پورا ہے؟

جناب سپیکر:محترمہ فائزہ احمد ملک کی طرف سے کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:چودھری صاحب!اگر ہم نے points of orders پر وقت ضائع کر دیا تو پھر ضروری کام رہ جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!میں بھی ایک انتہائی اہم مسئلہ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس حوالے سے تحریری طور پر کوئی چیز میرے سامنے لائیں۔ آپ کی جو بات قاعدہ کے مطابق ہوگی اس کو ضرور سُنا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

Welcome back. Thank you very much.

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں بھی آپ کے ساتھ مل کر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اُن کی مہربانی ہے کہ وہ ایوان میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے تحریک التوائے کار بھی جمع کروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جب اس تحریک التوائے کار کی باری آئے گی تو پھر اسے take up کر لیا جائے گا۔ اس وقت تشریف رکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جب داخلے ختم ہو جائیں گے تو پھر اس تحریک کی کوئی افادیت نہیں رہے گی لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس تحریک کو out of turn آج ہی take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہو سکتا البتہ میں ملک ندیم کامران کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ وہ آپ کی بات سُن کر اس کا کوئی حل تلاش کریں گے۔ ملک ندیم کامران صاحب! ذرا امجد علی جاوید صاحب کی بات سُنیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! میں نے floor رانا ثناء اللہ خان صاحب کو دے دیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے ابھی تشریف رکھیں۔ میں بعد میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کی تنخواہ و الاؤنسز بڑھانے کا مطالبہ

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! اس ایوان کے تمام معزز ممبران کا یہ مطالبہ ہے کہ دوسرے سب صوبوں کے ممبران کی تنخواہیں اور الاؤنسز بڑھا دیئے گئے ہیں لہٰذا پنجاب اسمبلی کے ممبران کی تنخواہیں اور الاؤنسز بھی بڑھائے جائیں۔ ہمارے اس مطالبے پر غور نہیں کیا جا رہا۔ آپ اس ایوان کے custodian ہیں لہٰذا اس مسئلے کی جانب توجہ دیں۔

جناب سپیکر: میری بات سُنیں۔ اس حوالے سے already ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اور حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور جناب انعام اللہ خان نیازی کی طرف سے کئے گئے مطالبہ کی تائید میں بولنا شروع کر دیا)

اس کمیٹی میں تمام sides کے معزز ممبران شامل ہیں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! یہ اس ایوان کے تمام معزز ممبران کا مطالبہ ہے۔ خُدا کے لئے آپ اس ایوان کے custodian بنیں۔ آپ معاملہ کو خود دیکھیں اور آج ہی اس کا فیصلہ کریں۔

جناب سپیکر: میں نے یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا ہے اور اس کی رپورٹ لے کر انشاء اللہ تعالیٰ کل آپ سب کو بتاؤں گا۔ انشاء اللہ بہتر فیصلہ ہو گا۔ اب آپ سب معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں اس سلسلے میں جو بات ہوئی تھی وہ میں دوبارہ سے عرض کرنی چاہتا ہوں۔ آج بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی یہ point raise ہوا ہے۔ میں معزز ممبران اسمبلی کی یاددہانی کے لئے عرض کر دیتا ہوں کہ پنجاب حکومت اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اس کی approval دے چکے ہیں۔ معزز ممبران مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہماری تنخواہیں بڑھا دیں۔ یہ ایسا نہیں ہے بلکہ دوسرے صوبوں کے معزز ممبران کو جو تنخواہیں اس وقت مل رہی ہیں ہم پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کی تنخواہیں بھی ان کے برابر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بات قائد ایوان، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے ہوئی تھی اور یہ طے پایا تھا کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں جب سب پارلیمانی لیڈرز موجود ہوں تو اس کی ایک formal approval دے دی جائے تاکہ سارے on board ہوں۔ کل کوئی اس بات کو negative انداز میں نہ کر سکے اور معزز ممبران اسمبلی کے لئے عوام میں کوئی negatively create نہ کی جا سکے۔ اس کے بارے میں پچھلے اجلاس میں بھی دو مرتبہ کوشش ہوئی۔ آج جب بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہوا تو میں نے آپ کی موجودگی میں یہ point raise کیا تھا لیکن آج بھی دو معزز ممبران، پارلیمانی لیڈر صاحبان تشریف نہیں لائے۔ پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر اور جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر موجود نہیں تھے۔ قائد حزب اختلاف سے آپ اور میں نے بھی درخواست کی ہے اور انہوں نے وعدہ فرمایا ہے کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ یہ دونوں صاحبان تشریف لے آئیں گے اور اس کے بعد اس Bill کی approval یا اس کے passage میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ صرف ایک formality ہے جس کو پورا کرنا اس معزز ایوان بلکہ ہر ممبر کے حق میں بہتر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرے خیال میں سردار شہاب الدین خان اور ڈاکٹر سید وسیم اختر اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور وہ آج تشریف نہیں لائے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں بھی اس کا ممبر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی آجائیں۔ کوئی بات نہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس حوالے سے 22-اگست کو ایک سمری وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف گئی ہوئی ہے جو کہ لاپتہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ ساری باتیں ہو چکی ہیں۔ آپ سب معزز ممبران کل کمیٹی میں تشریف لے آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ کل ہی یہ معاملہ طے ہو جائے گا۔ کل کمیٹی کے تمام معزز ممبران کو بُلوا لیں۔ قائد حزب اختلاف اور رانا ثناء اللہ خان موجود ہوں گے۔ میں بھی موجود ہوں گا اور کل انشاء اللہ ساری بات فائنل کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا یہ مطالبہ کل مان لیا جائے گا۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔پہلے ہم Resolutions Under Article 128(2)(a) of the Constitution کو شروع کرتے ہیں۔

قاعدہ127کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل(a)(2)128کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015.

Those in favour may rise and stand in front of their seats. I think, more than 100 and leave is granted. Minister for Law may move the Resolution.

قرارداد
صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) فوڈ اتھارٹی پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015 (XXI of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10th November 2015".

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015 (XXI of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10th November 2015".

The Resolution moved and the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015 (XXI of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10th November 2015."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "The leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015.

Those in favour may rise and stand in front of their seats. I think, more than 100 and leave is granted. Minister for Law may move the Resolution.

قرارداد

صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015 (XXIII of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10th November 2015."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015 (XXI of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10 November 2015."

The Resolution has not been opposed hence question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015 (XXIII of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10 November 2015."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

(اذان مغرب)

قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل 128(2)(a) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015."

Those are in favour that leave be granted may rise in their seats. I think, more than 93 and leave is granted. Minister for Law may move the Resolution.

قرارداد

صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015 (XXIV of 2015), promulgated on 24th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 22nd November 2015."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015 (XXIV of 2015), promulgated on 24th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 22nd November 2015."

The Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment)Ordinance 2015 (XXIV of 2015), promulgated on 24th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 22nd November 2015."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 36 of 2015). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif

Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Sadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move the amendment!

MS SHUNILA RUTH: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st October 2015."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st October 2015."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کے لئے وقت دینے کا شکریہ۔ میں چاہتی ہوں کہ اس بل کی تشہیر ہونی چاہئے اور عام پبلک تک اسے پہنچنا چاہئے۔ آج آپ نے Christian Community کا مظاہرہ دیکھا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ اس ملک میں رہنے والے جو مسیحی ہیں جنہوں نے اس ملک کے بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ اس ملک کی ڈویلپمنٹ میں پورا حصہ ڈالا، ان کو ووٹ کی طاقت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر اس بل کو عام کر دیا جاتا اور لوگوں تک پہنچایا جاتا تو بہتر تھا۔ آج ہمیں جو embarrassment ہوئی ہے، ہمارے مذہبی قائدین جن میں Bishops اور دوسری leadership باہر کھڑی تھی، مجھے افسوس ہے کہ اسمبلی میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہیں گیا اور انہیں اعتماد میں لینے کے لئے کسی نے ان سے جا کر بات نہیں کی۔ میں سمجھتی ہوں کہ جب ہم کوئی بھی قانون پاس کرتے ہیں تو یہ عوام کے لئے کرتے ہیں، لوگوں کو تحفظ دینے اور طاقت دینے کے لئے کرتے ہیں۔ ہم اپنے ان طبقات کو جن میں خواتین، اقلیتیں، مزدور کسان اور نوجوان شامل ہیں اگر ہم ان کو طاقتور نہیں بنانا چاہتے اور اس بل کے وساطت سے جو طاقتور ہے اس کو مزید طاقتور بنا رہے ہیں اور جو مظلوم اور کمزور ہے ان کو اور زیادہ کمزور کر رہے ہیں اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اس بل کی تشہیر کرنا اور elicit کرنا بہت ضروری ہے۔ میں اس کے حق میں ہوں کہ اس بل کی تشہیر کی جائے تاکہ عام آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی اہم قانون سازی تھی۔ کیا بہتر ہوتا کہ وقت ضائع کئے بغیر اس کو عوام الناس کے لئے مشتہر کیا جاتا کہ یہ قانون سازی اسمبلی میں پاس ہونے کے لئے جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! پہلے جو لولا لنگڑا قانون ہے جس میں لوکل گورنمنٹ کی sprit مفقود ہے۔ یہ لوکل باڈیز بننے جا رہی ہیں یہ لوکل گورنمنٹ نہیں ہے۔ آئین کا آرٹیکل 140-A کہتا ہے کہ آپ administrative and financial powers دیں اور powers devolve کریں to the third tier of democracy آپ grass roots level پر لوگوں کو با اختیار بنانے کے لئے انہیں مالیاتی اور انتظامی اختیارات دیں۔ ہم نے پہلے جو بل پاس کیا تھا میرے خیال میں وہ بالکل خانہ پُری والا بل ہے، ساری اصل powers پھر بھی bureaucrats کے پاس ہیں، اوپر جتنے بھی forum ہیں ان

کے پاس ہیں لیکن نچلی سطح پر اختیارات کی منتقلی جو بل ہم پہلے پاس کر چکے ہیں اس میں کہیں ہمیں نظر نہیں آتی۔ ہم نے بے شمار اتھارٹیز بنادیں۔

جناب سپیکر! ہم نے ہیلتھ اتھارٹی بنادی، ہم نے ایجوکیشن اتھارٹی بنادی، ہم نے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے ادارے بنادیئے اور ہم نے پارکس اینڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنادی۔ یہ تمام چیزیں تو مقامی حکومتوں کے پاس ہونی چاہئیں تھیں، ان کے preview میں ہونی چاہئیں تھیں اور وہاں کے میئر یا ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین کے پاس یہ اختیارات ہونے چاہئے تھے لیکن حکومت نے ایک ایک کر کے یہ authorities بنا کر لوکل باڈیز کے دائرہ اختیار سے ان چیزوں کو نکال دیا جو کہ بنیادی چیزیں ہیں۔ گاؤں یا یونین کونسل کی سطح پر کوئی بیوروکریٹ، کوئی ٹی ایم او، کوئی ڈی سی او کوئی اے سی اس طرح سے نہیں سوچ سکتا جس طرح سے ہمارے مقامی نمائندے سوچ سکتے ہیں کہ ہمارے گاؤں، علاقے یا ہماری یونین کونسل میں ہماری priorities کیا ہونی چاہئیں؟ صفائی کے لئے، صحت کے لئے، تعلیم کے لئے ہمیں کون سے adopt measures کرنے چاہئیں لیکن بدقسمتی سے ان ساری چیزوں کو ان اداروں کے دائرہ اختیار سے نکال دیا گیا۔ اب مزید ستم یہ ہوا ہے کہ آپ indirect election کا طریقہ propose کر کے وہ پاس کروانے جا رہے ہیں اور حکومت نے خوف کی وجہ سے اس کو مشتہر نہیں کیا لیکن یہ مشتہر ہونا چاہئے تھا۔ یہ اتنا اہم Bill ہے کہ جس کے اثرات ہماری پوری قومی زندگی پر پڑیں گے۔ اگر آپ یہ مشتہر کرتے تو آپ کو ایک خوف تھا اور خواتین جو کہ ہمارے معاشرے کا 50 فیصد ہیں جو کہ ہماری ووٹرز ہیں جن کی بنیاد پر ہم انتخابات جیتتے ہیں ان کو آپ نے اس فہرست سے آؤٹ کر دیا ہے کہ خواتین براہ راست منتخب نہیں ہو سکتیں اور جو چھ سات یا آٹھ لوگ جیتیں گے وہ ان خواتین کو nominate کر کے elect کروائیں گے تو یہ آج کے دور میں خواتین کی توہین ہے۔ وہ خواتین جو کہ فیلڈ میں کام کرنا چاہتی ہیں۔ وہ خواتین جو کہ social background رکھتی ہیں جو کہ خدمت کا جذبہ رکھتی ہیں، جو گلیوں محلوں اور علاقوں میں خواتین کے لئے کام کرنا اور contribute کرنا چاہتی ہیں ان کو تو آپ نے اس میں سے آؤٹ کر دیا ہے کہ وہ میدان میں جا کر ووٹ مانگ سکتی ہیں اور نہ ہی الیکشن لڑ سکتی ہیں۔ اب جو چیئرمین اور وائس چیئرمین elect ہوگا اور اس کے ساتھ چار پانچ کونسلر elect ہوں گے یہ ان کی صوابدید ہے کہ وہ اپنے گھر کی کسی ملازمہ یا اپنی کوئی قریبی عزیزہ کو نامزد کر دیں گے کہ یہ خاتون ممبر ہے اور خانہ پُری ہو جائے گی پچھلے ماضی میں بھی ایسا ہوتا آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں یہ ایک انتہائی backward سوچ ہے یہ خواتین کے ساتھ ظلم وزیادتی ہے۔ اسی طرح سے آپ نے ایک Bill pass کیا ہے کہ ایک یوتھ کونسلر ہوگا اور کیا یوتھ کونسلر وہ elect ہوگا جس کو یہ آٹھ ممبر elect کریں گے؟ یوتھ کونسلر تو وہ ہونا چاہئے جو اس یونین کونسل کے سارے نوجوانوں کی نمائندگی کرے جو کہ contest کرکے آئے، جس کے اندر جذبہ وجنون ہو جو کہ سمجھتا ہو کہ میں elect ہو کر آیا ہوں میں طفیلی نہیں یا میں کسی چیئرمین کے رحم وکرم پر نہیں ہوں لہٰذا اب کیا ہوگا جو لوگ نوجوانوں میں سے انتخاب لڑنا چاہتے تھے وہ بھی مایوس ہوں گے اور وہ حکومتی عہدیداران یا منتخب چیئرمین کی خوشامد کریں گے۔ ایک دوڑ لگی ہوگی pick and chose ہوگا اور اپنے پسندیدہ لوگوں کو میرٹ سے ہٹ کر لوگ یہ خانہ پُریاں کریں گے۔ اسی طرح سے minority, labour یا کسان کی سیٹ پر بھی یہ ظلم عظیم کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اسے elicit کرتی، اسے مشتہر کرتی اور اخبارات میں دیتی یہ تمام طبقات جن کے بارے میں آج ہم یہ فیصلہ کرنے جارہے ہیں یہ اسمبلی کا ایوان مجرم ہوگا۔ ہم خواتین، نوجوانوں، اقلیتوں، کسانوں اور مزدوروں پر ظلم کرنے جارہے ہیں کہ ان کی حقیقی نمائندگی نہیں ہوگی ان کے رحم وکرم پر یہ طبقے ہیں اور اگر ان سب کو ملا لیا جائے تو یہ 50 فیصد سے زیادہ ان کی voting strength بن جاتی ہے۔ آج میں پنجاب اسمبلی کے ضمیر کو جھنجھوڑنے لگا ہوں کہ رانا ثناء اللہ خان! اگر اس میں ہم یہ spirit سامنے رکھتے کہ ان طبقات کو encourage کرنا ہے، انہوں نے اپنا positive constructive role ادا کرنا ہے اور انہوں نے contribute کرنا ہے اپنے اس معاشرے اور سوسائٹی کے اندر اپنی services دینی ہیں۔ یوتھ کونسلر نے یوتھ کے لئے سوچنا اور کام کرنا ہے اور ان کی activities کے بارے میں سوچنا ہے، ہیلتھ کلب اور playing grounds کے بارے میں سوچنا ہے لیکن وہی سوچے گا جس کے اندر جوش وجذبہ ہوگا جو direct election لڑ کے contest کر کے جیت کے آئے گا۔ یہ nominated لوگ اس طرح سے اپنا play role نہیں کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کو ہم elicit کرتے اس کو ہم مشتہر کرتے اور تمام طبقات کے جو concerns ہیں، ان کے جو جذبات وخواہشات ہیں، ان کے جو مطالبات ہیں اور ان کے جو احساسات ہیں وہ ہم تک پہنچتے۔ یہاں پر مجھے یاد اور پتا ہے کہ عددی اکثریت کے بل بوتے پر جو آپ نے حکم نامہ لکھ دیا ہے اسے bulldoze کریں گے اور گھنٹے دو گھنٹے کے بعد یہ Bill پاس ہو جائے گا لیکن ہم

اس گناہ میں شریک نہیں ہوں گے کیونکہ یہ گناہ عظیم ہے کہ آپ ان طبقات کو mainstream line سے باہر رکھ کے ان آٹھ بندوں کو اختیار دے رہے ہیں۔ حکومت کوئی ایک بندہ اپنے ساتھ ملائے گی اگر وہ چھ ہیں تو سات ہو جائیں گے اگر سات ہیں تو آٹھ ہو جائیں گے اور آپ آٹھ افراد بیٹھ کر پانچ افراد کو منتخب کر لیں گے اور حصہ بندی، مک مکا اور بندر بانٹ ہو جائے گی لہٰذا جو اس لوکل گورنمنٹ کی real spirit ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ یہ لوگ اگر elect ہو کر اور خواتین contest کر کے آتیں، minority کے لوگ contest کر کے آتے اور یوتھ کونسلر لڑ کے ووٹ لے کر آتے تو وہ اپنا ایک positive role play کر سکتے تھے لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بل کو پاس کرنے سے پہلے ہمیں سو بار سوچنا چاہئے۔ یہ ہم ایک ایسا بل pass کرنے جا رہے ہیں جس میں میرا خیال ہے کہ ہمیں عوام کے سامنے اور ان تمام طبقات کے سامنے جواب دینا مشکل ہو جائے گا لہٰذا بہتر ہے کہ اس کو اب بھی pending کر دیا جائے۔ آپ ایک ordinance لے آئیں یا جو لائے ہوئے ہیں اس کی extension لے لیں لیکن یہ بل اس انداز کے ساتھ آپ پاس نہ کریں۔ بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ جو ہم لوکل گورنمنٹ کے Bill میں ترمیم لا رہے ہیں یہ براہ راست ہمارے گلی محلے میں الیکشن ہوتا ہے اور یہ الیکشن normally شخصیت، کارکردگی اور معاملہ فہمی کی بنیاد پر گلی محلے کے لوگ اپنوں میں سے چنتے ہیں اور معاملات چلاتے ہیں۔ بد قسمتی سے جو موجودہ نام نہاد جمہوری دور ہے اس میں جتنا بے اختیار آج عوام کا نمائندہ ہے اور خاص طور پر اس ایوان کے جو ہم نمائندے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ شاید ایسا ڈکٹیٹر کے دور میں بھی نہ ہوا ہو۔ یہ حکومت ہمیں نوکر شاہی پر اعتبار کرنے والی لگتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ عوامی نمائندوں کو عوام اس لئے elect کر کے ایوانوں میں بھیجتے ہیں تاکہ وہ ان کے حقوق کی حفاظت کریں ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیں اور ان کے مسائل کی طرف توجہ دیں۔ اس وقت ہمارے اس ایوان میں ہمارا یہ حال ہے کہ پچھلے اڑھائی سال سے سٹینڈنگ کمیٹیز بنی ہوئی ہیں، لوگ تنخواہیں لے رہے ہیں، گاڑیاں لے رہے ہیں لیکن ان کے پاس کرنے کو کام تک نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید حکومت خوف زدہ ہے کہ نوکر شاہی جو اس کے ماتحت ہے جس سے وہ ہر جائز ناجائز کام کرواتی ہے اور حاکم کے سامنے ان کے احکامات بجالانا نوکر شاہی کی مجبوری ہے۔ اس خوف کی وجہ سے شاید عوامی نمائندوں کو check and balance کا اختیار نہیں دیا جا رہا ہے جس کے لئے ہم اس ایوان میں آئے ہیں۔ یہ جو آپ بل لا رہے ہیں اس سے بہتر تھا کہ آپ ویسے ہی ایک selection ordinance جاری کر دیتے اور بارہ بارہ، آٹھ آٹھ لوگ ہر گلی محلے اور

یونین کونسل سے select کر لیتے۔ اتنا تردد کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ آپ آٹھ لوگ elect کر رہے ہیں اور ان آٹھ لوگوں نے پانچ لوگوں کو elect کرنا ہے تو آپ سمجھتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ ہمارے حالات جبکہ پنجاب میں خاص طور پر پولیس ایک مسلم لیگ (ن) کا ونگ بنی ہوئی ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ پانچ لوگ جو کہ direct آئیں گے جن کو ان آٹھ لوگوں نے elect کرنا ہے یہ واقعی عوامی نمائندے ہوں گے یہ واقعی وہ لوگ ہوں گے جن کا عوام کے مسائل سے کوئی concern ہوگا؟ دو چیزیں بڑی اہم ہیں۔ ایک حکومت کا یہ پورا الیکشن چرانے کا منصوبہ ہے کہ 13 میں سے پانچ لوگوں کو زبردستی پٹواری، تحصیلدار اور تھانیدار کے ذریعے دباؤ ڈال کر اپنی مرضی کے لوگوں سے elect کرانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ دوسرا اس میں پیسا involve ہوگا اور اس میں وہ لوگ آئیں گے جن کے پاس پیسے ہوں گے۔ آٹھ میں سے تین لوگ ایک بندے نے خریدنے ہیں یا آٹھ میں سے دو لوگ خریدنے ہیں اور جس کے پاس جتنا زیادہ پیسا ہوگا وہ آئے گا جبکہ عام آدمی اور گلی محلے کے نوجوان کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس خاتون کے لئے جو لوگوں کے کام کرتی ہے، جو social work کرتی ہے اور جو دن رات اپنے گلی محلے کے لوگوں کے ساتھ رہتی ہے اس کا الیکشن میں select ہونا ناممکن ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ جو indirect پانچ لوگ لے رہے ہیں میں انتہائی وثوق اور ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ کبھی عوامی نمائندے نہیں ہوں گے۔ وہ پیسے والے ہوں گے، سیٹ خریدیں گے یا وہ لوگ ہوں گے جو حکمرانوں کے منظورِ نظر ہوں گے، وہ پولیس کے ٹاؤٹ ہوں گے، انتظامیہ کے ٹاؤٹ ہوں گے، منشیات فروش ہوں گے یا جواء کروانے والے لوگ ہوں گے جبکہ شریف آدمی indirect الیکشن میں نہیں آسکتا۔ چونکہ اس سے عام آدمی direct متاثر ہو رہا ہے لہٰذا ہماری یہ گزارش ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو سیاست کی نذر نہ کیا جائے، طاقت کی نذر نہ کیا جائے، کرپشن کی نذر نہ کیا جائے اور خدا کے لئے عوام کو یہ حق دیں کہ وہ اپنا نمائندہ خود منتخب کرے۔ یہ خرید و فروخت پاکستان میں مت شروع کریں۔ ہماری یہ گزارش ہے کہ اس Bill کو پاس کرنے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ پچھلے ساڑھے سات سال سے آئین کے آرٹیکل (A)140 کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور مزید چار چھ مہینے ہونے دیں، آرڈیننس کے under الیکشن کروالیں لیکن اس Bill کو اس حالت میں پاس کرنا میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا کالا قانون ہوگا۔ اگر اس ایوان میں یہ Bill پاس ہوا تو ہم ہمیشہ شرمندہ رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران نے اپنی ترمیم پر بات کی ہے۔ ان کی ترمیم صرف یہ ہے کہ اس بل کو مشتہر کر دیا جائے جبکہ یہ بل مورخہ 16-07-15 سے اور اس کے بعد پھر 05-08-15 کو جب سے اس کا اجراء ہوا ہے یہ پنجاب حکومت کی ویب سائٹ پر ہے۔ اس کے بعد اس کا پورا procedure adopt کیا گیا ہے یعنی ایوان میں آنے اور پھر سٹینڈنگ کمیٹی سے ہونے کے بعد آج پیش ہو رہا ہے۔ انہوں نے بل پر تمام جو ترامیم دی ہوئی تھیں اُن سب پر قائد حزب اختلاف نے بھی اظہارِ خیال فرمادیا اور اپوزیشن کے دوسرے معزز ممبران نے بھی بات کی ہے۔ میں بھی مختصراً عرض کر دیتا ہوں جو انہوں نے فرمایا ہے۔ اپوزیشن لیڈر کہتے ہیں کہ ہمیں اس بل کو پاس کرنے سے پہلے اس پر 100 مرتبہ سوچنا چاہئے لیکن میں اپوزیشن لیڈر اور معزز ممبران سے یہ گزارش اور request کروں گا کہ 100 بار تو بہت ہے صرف ایک بار ہی اس پر ذرا سوچ لیں اور اس کے بعد اس بات پر بھی غور کر لیں کہ آپ فرما کیا رہے ہیں؟ ایک طرف آپ فرما رہے ہیں کہ یہ جمہوری لوگ ہیں، گلی محلے سے منتخب ہوں گے، اس کردار کی بنیاد والے ہوں گے کہ انہوں نے وہاں گلی محلے سے ووٹ لیا ہے اور اس کے بعد آپ نے کہا کہ یہ پیسے لیں گے، یہ پولیس کے ٹاؤٹ ہوں گے، یہ ایسے کریں گے اور لالچ میں آکر غلط لوگوں کو elect کریں گے یعنی ایک طرف آپ اُن کو گلی محلے میں صاحبِ کردار ہونے کی بنیاد پر elect کر رہے ہیں اور دوسری طرف جو دنیا کی برائی ہے وہ اُن کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ اس معزز ایوان میں بیٹھ کر اس سے نیچے جمہوریت کے جو tiers ہیں وہاں سے elect ہونے والے لوگوں کے متعلق اس قسم کے remarks pass کریں کہ وہ پیسے لے لیں گے اور اس طرح سے بک جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے بات کی ہے کہ خواتین کی 50 فیصد آبادی ہے اور اقلیتوں نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا جبکہ اُن کو ووٹ سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس ملک کا آئین اور قانون کہاں روکتا ہے کہ اقلیت کا کوئی فرد الیکشن نہیں لڑ سکتا؟ اقلیت کا کوئی فرد چیئرمین، وائس چیئرمین یا جنرل کونسلر کا الیکشن لڑنا چاہتا ہے تو لڑے اور elect ہو جائے یعنی کسی جگہ پر جنرل کونسلر، چیئرمین یا وائس چیئرمین کی سیٹ پر کسی خاتون یا کسی اقلیت کے ممبر پر کوئی پابندی نہیں ہے اور وہ جہاں سے چاہے الیکشن لڑ سکتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ 50 فیصد آبادی کو محروم کیا جا رہا ہے تو وہ 50 فیصد آبادی 100 فیصد سیٹوں پر الیکشن لڑے کیونکہ قانون اور آئین اس کی اجازت دیتا ہے۔ یہ سیٹیں صرف اس لئے ہیں کہ وہ

طبقات جو شاید جنرل یا main course میں آکر elect ہونے میں مشکلات کا شکار ہیں اور ابھی democratic process اس طرح سے آگے نہیں بڑھا تو special seats کے ذریعے سے اُن کی نمائندگی حاصل کی جائے۔ تحصیل کی سطح پر، میونسپل کمیٹی اور میونسپل کارپوریشن کی سطح پر جب indirect الیکشن ہوگا تو یونین کونسل کی سطح پر indirect الیکشن پر کس طرح آپ اعتراض کر رہے ہیں؟ جب صوبائی اسمبلی میں indirect الیکشن ہے، قومی اسمبلی اور سینیٹ میں indirect الیکشن ہے تو آپ یونین کونسل پر کیوں اعتراض کر رہے ہیں؟ ہماری وہ بہن یا اقلیت کا ممبر جو چیئرمین کے level پر الیکشن لڑے، الیکشن لڑ کر پوری یونین کونسل سے ووٹ لے اور وہ 1/6 حصے کے ایک کونسلر کے برابر بیٹھے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن کے ساتھ تجاوز کے مترادف ہے۔ایک آدمی نے یونین کونسل کا کونسلر elect ہونا ہے اور جس طرح سے چھ کونسلر منتخب ہونے ہیں جنہوں نے صرف اپنی اپنی وارڈ سے ہی elect ہونا ہے یعنی ایک یونین کونسل کے چھٹے حصے میں سے انہوں نے ووٹ لے کر کونسلر بننا ہے جبکہ اقلیتی ممبر یا ہماری خاتون بہن پوری یونین کونسل میں چیئرمین کے برابر الیکشن لڑے تو یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہ طریق کار اُن اقلیتی ممبران یا خواتین کو جو یونین کونسل کے level پر اپنی کلاس کو represent کرنا چاہتے ہیں اُن کو آسانی سے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے اپنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں ایک دوسرا خیال یہ بھی ہے کہ الیکشن کمیشن کی advice اور مشاورت سے یہ طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔ خیبر پختونخوا میں جب ایک ووٹر کے ہاتھ میں آپ نے سات بیلٹ پیپر پکڑائے جس نے اندر جا کر مہریں لگانے میں کم از کم سات آٹھ منٹ لگائے، دس منٹ میں ایک ووٹر بھگتا اور ایک گھنٹے میں ٹوٹل چھ یا سات ووٹر بھگتے تو باہر کہرام مچ گیا اور اس کے بعد وہاں پر جو حالات ہوئے میں اُس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اس لئے یہ بھی اس میں ایک rational تھا کہ آپ اس کو کم کر کے دو بیلٹ پیپر پر لے کر آئیں جس طرح سے جنرل الیکشن میں ایم این اے اور ایم پی اے کا ہوتا ہے تاکہ الیکشن smoothly ہو سکے۔ جہاں تک قائد حزب اختلاف نے یہ بات کی ہے کہ وہ اپنی نوکرانیوں اور اپنے خاندان کی خواتین کو نوازیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اُن کی یہ apprehension ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ایک صوبہ کے وزیر اعلیٰ نے اپنے ہی خاندان کی خواتین کو اسمبلی میں بھر دیا جس کے اوپر کافی اعتراض بھی ہوا لیکن یہ individual غلطی ہے جبکہ آپ collectively انفرادی غلطی کو سب پر محیط نہیں کر سکتے۔ اگر اس قسم کا عمل کسی نے کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ عمل غلط ہے اور اُس کی correction ہونی چاہئے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شریف فیملی کا کوئی فرد ایسا نہیں جو اٹھارہ سال کا ہو اور اسمبلی میں نہ ہو۔

جناب سپیکر: No cross talk میں نے اُن کو floor دیا ہے۔ جب آپ بات کر رہے تھے تو اُس وقت کوئی نہیں بولا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم سچی بات کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جس فیملی کا ذکر کیا ہے ان کی کوئی خاتون یا ان کا کوئی ممبر خصوصی نشست پر نہیں ہے اور جس کا میں نے ذکر کیا ہے اس کے تین ہیں، نہیں تو یہ اس کی انفارمیشن اور detail وہاں سے لے لیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اس میں جو بات کی ہے کہ اختیار ہی اوپر رکھ لیا ہے اور اختیار نہیں دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے سمجھنے کی بات ہے۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ جو اس معزز ایوان نے پاس کیا ہے اس میں تمام صوبوں سے زیادہ بلدیاتی اداروں کو بااختیار بنایا گیا ہے۔ جن کمپنیز کا یہ ذکر کر رہے ہیں اور جن اتھارٹیز کا ذکر کر رہے ہیں تو ان اتھارٹیز کو وہی power ہو گی جو گورنمنٹ آف پنجاب کو ہے، ان کمپنیز کو وہی power ہو گی جو کمپنیز ایکٹ کے تحت کمپنیز کو ہے اور وہ کمپنیز اپنے معاملات میں بالکل independent اور بااختیار ہوں گی۔ ان کے ڈائریکٹرز کون ہوں گے؟ ان کے ڈائریکٹرز انہی بلدیاتی اداروں کے منتخب کردہ جو سربراہ ہوں گے یا جن ممبران کو ان کمپنیز میں elect کر کے بھیجیں گے وہی ان کمپنیز کے ڈائریکٹرز ہوں گے، وہی اپنے معاملات مقامی سطح پر اس اختیار کے ساتھ چلائیں گے اور ان اتھارٹیز میں بھی وہی لوگ ممبران ہوں گے۔ اس طرح سے جو ایجوکیشن اتھارٹی بنے گی، سیکرٹری ایجوکیشن جو یہاں پنجاب حکومت میں لاہور میں بیٹھتا ہے اس کے تمام اختیارات ڈسٹرکٹ میں چلے جائیں گے۔ اسی طرح وہ کمپنی بنے گی جو پوری طرح سے independent اور بااختیار ہو گی اور تمام اختیارات اس کے پاس ہوں گے، ان کے جو ڈائریکٹرز ہوں گے، ان اتھارٹیز کے جو بااختیار لوگ ہوں گے وہ انہی بلدیاتی اداروں سے ہوں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the amendment moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st October 2015."

(The motion was lost.)

Now, the second amendment is from: Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MRS FAIZA AHMED MALIK: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st October 2015."

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
4. Qazi Ahmad Saeed, MPA.
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA.
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA.
8. Mrs Raheela Anwar, MPA.
9. Dr Muhammad Afzal, MPA.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st October 2015."

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
4. Qazi Ahmad Saeed, MPA.
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA.
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA.
8. Mrs Raheela Anwar, MPA.
9. Dr Muhammad Afzal, MPA.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I Oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ! لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں مختصراً یہ گزارش کروں گی کہ یہ تجویز ہم نے اس لئے دی ہے کہ جب لوکل باڈیز ایکٹ بنایا جارہا تھا تو اس وقت بھی ایک دفعہ حکومت کی طرف سے بڑا اچھا Gesture پیش کیا گیا کہ ہم اس بل کو ایک اچھا بل بنانا چاہتے ہیں اور اسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت کی طرف سے تمام اسمبلی ممبران کو دعوت دی گئی کہ اگر ان کی کوئی تجاویز ہیں تو وہ اس میں شامل کرائیں۔ اس وقت بھی بشمول حکومتی ممبران اسمبلی اور اپوزیشن نے کوشش کی تھی کہ جب یہ بل بنے تو ایک اچھا اور بہتر بل بنے۔ بہر حال میں اگر زیادہ تفصیل میں نہ جاؤں اور صرف اتنی گزارش کروں گی کہ تب بھی اپوزیشن کی طرف سے ہم نے اپنا ایک Note چھوڑا تھا اور میرے خیال میں بار بار ہمارا اصرار یہی تھا کہ کوشش کریں کہ ایک ایسا بل بنائیں جس میں آپ کو تبدیلیاں نہ کرنی پڑیں۔ اپوزیشن کی

طرف سے کسی بل کے آنے پر جب بھی اصرار کیا جاتا ہے تو ہمارا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اگر ہم مل جُل کر اس بل کو بہتر بنالیں اور اچھی suggestion شامل کر کے ایک بہتر چیز سامنے لائیں جس سے عوام کو فائدہ ہو سکے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی برائی نہیں ہے اور اس سے وقت کی بچت بھی ہوتی ہے اور اسمبلی کا وقت بھی ضائع ہونے سے بچتا ہے۔

جناب سپیکر! آج پھر آپ کو اس لوکل باڈیز ایکٹ کے اندر تیسری بار ترمیم کرنا پڑ رہی ہے۔ پہلے آپ نے خود اس کی نفی کی کہ آپ نے 33 فیصد نمائندگی خواتین کو دی، ایک ہمارا وومن package آیا جس میں کہا گیا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اس صوبے کے اندر خواتین کو ہر شعبے میں 33 فیصد نمائندگی دینا چاہتے ہیں لیکن لوکل باڈیز کا یہ ایکٹ اس کی نفی کرتا ہے کیونکہ اس میں خواتین کی نمائندگی آپ کے سامنے ہے تو کیا 33 فیصد کا جو ہمارا package ہے اس پر یہ میرٹ کرتا ہے؟ پہلا سوال تو یہاں ہی اس پر اٹھا کہ آپ کو ترمیم لانی پڑی۔ میں اپنی ترمیم پر رہتے ہوئے بات کروں کہ اپوزیشن کی نمائندگی چونکہ سٹینڈنگ کمیٹی میں کم ہوتی ہے تو گزارش یہ ہے کہ ان ممبران کے ساتھ حکومتی ممبران بیٹھیں، اس پر غور کر لیں اور غور کر کے بے شک آپ کی جو مقررہ حد ہے اس سے باہر نہ نکلیں لیکن کیا یہ ترمیم جو آ رہی ہے یہ لوکل گورنمنٹ کے تقاضوں کی نفی نہیں کرتی؟

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ اس پر غور کر لیا جائے اور اسے صرف یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ اپوزیشن کی طرف سے ایک تجویز ہے بلکہ اس پر غور کر کے مل جُل کر کوئی مثبت قدم اٹھائیں۔ ابھی جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم نے دوسرے صوبوں کی جو حالت دیکھی ہے، یہ الیکشن پہلے بھی ہوتے ہیں، لوکل باڈیز الیکشن پنجاب میں پہلی دفعہ نہیں ہونے لگے، مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ حکومت کو اتنا زیادہ کس چیز کا خوف ہے، اتنی اکثریت، اتنا ڈنڈا اور اتنی اتھارٹی سب کچھ ان کے پاس موجود ہے لیکن پھر بھی ان پر ایک خوف مسلط ہے جس سے وہ ہر چیز کو اپنی مُٹھی میں رکھنا چاہتے ہیں، مُٹھی میں ضرور رکھیں لیکن الیکشن جو لوگوں کا ایک جائز حق ہے اس الیکشن کا حق آپ کس طرح سے، جنرل سیٹ پر جو الیکشن ہے چاہے وہ کسان ہے یا لیبر ہے یا جو بھی ہے اور جو آرڈیننس ہم لا رہے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے کہ جو الیکشن پراسیس سے گزر کر لوگ اس فیلڈ میں خدمت کا جذبہ لے کر آتے ہیں ان کو آپ nomination پر لے کر جا رہے ہیں جبکہ یہاں بارہا پنجاب اسمبلی کے اندر مخصوص نشستوں پر آنے والی خواتین پر بھی سوال اٹھایا گیا، کیا ابھی جو مضحکہ اڑایا ہمارے لاء منسٹر نے تو میرا سوال یہ ہے کہ سفارشی پہلے نہیں آتے سیٹوں کے اوپر، کیا genuine سارے ورکرز

کو ان کا حق ملتا ہے، لوکل باڈیز کے اندر جب nomination کریں گے تو کیا ضروری ہے کہ وہاں پر انصاف کیا جائے گا اور وہاں پر سفارشی نہیں آئیں گے؟ وہاں پر پیسے والے اور غلط لوگوں کو drive کر کے آگے اپنی سیٹیں لے کر نہیں آ جائیں گے؟ میرا مطلب ہے کہ اس چیز کے ہر جگہ پر chances ہیں اس لئے کیوں chances میں جائیں، کیوں الیکشن پراسیس کا جو ایک صحیح طریق کار ہے اس کو ختم کر کے ہم مخصوص سیٹوں پر لے کر جانے کی طرف جا رہے ہیں۔ پھر گزارش کرتے ہوئے بات کو ختم کرتی ہوں کہ جو پراسیس ہے اسے چلنے دیں اس میں ترمیم نہ لائیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے اس کی ساری background تو پہلے عرض کر دی ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے rules کے مطابق اس کے اوپر بھرپور توجہ دینے اور غور و فکر کرنے کے بعد اس کو pass کیا ہے اس لئے کمیٹی پر کمیٹی بنانے کا کوئی فائدہ ہو گا اور نہ ہی اس کا کوئی جواز بنتا ہے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st October 2015:
>
> 1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
> 2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
> 3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
> 4. Qazi Ahmad Saeed, MPA
> 5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
> 6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
> 7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA

8. Mrs Raheela Anwar, MPA
9. Dr Muhammad Afzal, MPA

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak,

Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 3 of the Bill, for the proposed sub-section (3) of Section 9 of the Principal Act, the following be substituted:-
>
> "(3) The Election Commission shall delimit a Union Council into six wards for the election of members on the general seats, two wards, consisting of three adjoining wards of the Union Council, for the election of the two seats reserved for women and one ward consisting of the whole Union Council for election of one peasant member in a rural Union Council or one worker member in an urban Union Council, one youth member, and one non-Muslim member."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 3 of the Bill, for the proposed sub-section (3) of Section 9 of the Principal Act, the following be substituted:-
>
> "(3) The Election Commission shall delimit a Union Council into six wards for the election of members on the general seats, two wards,

consisting of three adjoining wards of the Union Council, for the election of the two seats reserved for women and one ward consisting of the whole Union Council for election of one peasant member in a rural Union Council or one worker member in an urban Union Council, one youth member, and one non-Muslim member."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، سردار وقاص حسن مؤکل!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا اس میں basic question یہ ہے کہ ہم ایک basic right to vote or right to elect کیوں لے رہے ہیں؟ جو ساری discussion ہوئی ہے اس میں ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ کمیٹی کے اندر کوئی minority کا ممبر ہی نہیں ہے تو ان سے input کس وقت لی گئی ہے۔ میں نے اس کی ساری detail پڑھی ہے اس کے اندر میاں محمد اسلم اقبال صاحب by name اور سردار علی رضا خان دریشک by name ان کی بھی exact یہی opinion ہے جو اس وقت ہم بحث کر رہے ہیں۔ اگر ہم اس کے اندر یہ ترمیم لے آئیں گے تو اس میں حرج کیا ہے؟ میں منسٹر صاحب کی بات سے تھوڑا سا اختلاف کروں گا کہ اگر ہم بنیادی جمہوری روایت کو مضبوط کر رہے ہیں تو تین سو ووٹوں کے لئے elect کرنے میں حرج کیا ہے؟ اگر دو خواتین آپس میں تین تین وارڈز کے اندر الیکشن لڑیں تو ان کی accountability تو ہو گی، وہ عوام کو جوابدہ ہوں گی نہ کہ اس چیئرمین اور وائس چیئرمین کو جوابدہ ہوں گی۔ ملازمین پر تو میں ویسے بھی بات نہیں کروں گا کیونکہ یہاں بات basic democratic norms کی ہو رہی ہے۔ اگر میں elective representative ہوں تو میں اپنے علاقے کی عوام کا جوابدہ ہوں، میں واپس جا کر ان کو یہ بتاؤں گا کہ میں نے کیا کیا ہے اور وہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں لیکن indirect selection کے اندر ان سے کون پوچھے گا اور وہ کس کے مرہون منت ہوں گے؟ حکومت کا کام enabling environment بنانا ہوتا ہے اور آپ select کر رہے ہیں کہ نہیں یہ margin less گروپ ہے، یہ الیکشن نہیں لڑ سکتا۔ اگر وہ تین وارڈ میں نہیں لڑ سکتا اس طرح تو وہ کبھی بھی نہیں لڑے گا۔ کسی چیز کا کوئی نہ کوئی تو حل ہونا چاہئے۔

ہم آنے والے مستقبل میں نوجوانوں کو ملک کی باگ ڈور دے رہے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ قابل نہیں ہیں۔ اگر انہوں نے الیکشن لڑنا ہے تو وہ بھی capacity کے مطابق لڑیں اور وہ اس process کے اندر اپنے آپ کو involve تو کریں۔ ٹھیک ہے میں یہ مانتا ہوں کہ اس میں شاید دیر لگے لیکن آج ہم اس قانون کے مطابق ان کا وہ حق ہی ختم کر رہے ہیں۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ جنرل الیکشن میں جا کر لڑیں۔ جنرل الیکشن کے اندر minority کا کون سا elect representative ہو کر آئے گا؟ ان کے نمبرز کا spread پورے پاکستان میں نہیں ہے، یہ حقیقت ہے اور اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا لیکن ایک محلے میں، ایک وارڈ میں، ایک شہر میں، ایک گاؤں میں یا کسی ایک قصبے کے اندر ان کی majority ہو سکتی ہے ہم ان سے یہ والا بھی حق لے رہے ہیں۔ یوحنا آباد، کلارک آباد اور جو یہ سارے نام آئے ہیں ان تمام علاقوں میں ان کی majority ہے۔ ہم ان کو بھی کہہ رہے ہیں کہ تم یہاں پر بھی اپنا حق رائے دہی استعمال نہیں کر سکتے۔ ہم کس چیز کے علمبردار بنے ہوئے ہیں؟ میری request یہی ہے کہ اس ترمیم کے اندر basic formula دیا گیا ہے نوجوانوں کے لئے دیا گیا ہے، خواتین کے لئے دیا گیا ہے اور minorities کے لئے بھی دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ request ہے اور یہ سیاسی بات نہیں ہے بلکہ یہ اس عوام کی بہتری کی بات ہے ہم سارے اسی لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر یہ تبدیلی آ جائے گی، یہ ترمیم آ جائے گی تو ہم ان کو آواز دے رہے ہیں بے شک وہ سو ووٹ لے کر آ جائیں۔ ہمارے بھی تو بلوچستان میں ایم این ایز اور ایم پی ایز چار چار سو، پانچ پانچ سو اور ہزار ووٹ سے نیچے elect ہو کر آ گئے ہیں ان کو تو کسی نے نہیں کہا کہ آپ پانچ سو ووٹ لے کر آئے ہیں اور ہم دو لاکھ ووٹ لے کر آئے ہیں لہٰذا تم چھوٹے ایم پی اے، ایم این اے ہو۔ اگر کوئی خاتون یا minority والا پچاس ووٹ لے کر آ جاتا ہے تو وہ جوابدہ تو ہو گا، اس کے سر پر کوئی بوجھ تو ہو گا کہ میں جن سے ووٹ لے کر آیا ہوں اُن کو میں جوابدہ ہوں۔ اس الیکشن میں ہم ان کو بتا رہے ہیں کہ تم اہل نہیں ہو کہ الیکشن لڑ سکو اور ہم تم پر یہ مہربانی کر رہے ہیں کہ تمہیں اس طرح سے لے کر آ رہے ہیں۔ بہرحال میری آپ سے یہ request ہے جو کہ مجھے کافی حد تک امید ہے کہ نہیں مانی جانی لیکن چونکہ بطور اپوزیشن اور بطور اس صوبے کا نمائندہ ہونے کے میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں آپ کو گوش گزار کروں کہ ہم بہت بڑا ظلم کرنے جا رہے ہیں۔ ان بیسا کھیوں کو پتا نہیں کب توڑا جائے گا؟ اگر آج یہ قانون بن گیا تو اس کے بعد کس نے اس کے اوپر دوبارہ آنا ہے، کس قانون کو ہم نے revisit کیا ہے؟ میری آپ سے humble request ہے کہ ہم یہ دروازہ بند نہ کریں وہ اپنا حق رائے دہی

استعمال کریں۔ وہ دس ووٹوں کے لئے استعمال کریں یا سو ووٹوں کے لئے استعمال کریں ہم ان سے یہ حق نہ چھینیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کو direct والے پلڑے میں بھی نہ ڈالیں کیونکہ یہ acceptable بات ہے کہ direct میں ان کی representation نہیں آتی۔ Special seats بے شک رہیں لیکن اس کا process بھی جمہوری ہی ہونا چاہیے، الیکشن ہونا چاہئے اور سلیکشن نہیں ہونی چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ جب ہم بات کرتے ہیں بلدیاتی الیکشن کی تو وہ ہم سیاسی کیاریاں بناتے ہیں۔ جہاں سے leadership ابھر کر نکلتی ہے پھر وہ آہستہ آہستہ کام کرتے اور develop کرتے ہوئے last tier تک پہنچتی ہے لیکن اگر ہم گھر کے lawn کی کیاری میں بھی بیج اچھا نہ ڈالیں، کھاد پوری نہ ہو، روشنی اور پانی صحیح نہ ملے تو وہاں سے جو اناج، پھول یا پھل نکلیں گے تو وہ آدھے مرجھائے ہوئے اور مرے ہوئے کیڑے زدہ نکلیں گے۔ اب افسوس یہ ہے کہ جو کیاریاں آپ کو مستقبل کی leadership دیتی ہے وہ ایسے بیجوں، کھاد اور Bill پر کھڑی ہے کہ جن میں جمہوریت کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ ہم ڈھول بجاتے ہیں جمہوریت اور جمہوریت تو جمہوریت ہے کیا؟ جمہوریت جمہور سے نکلتا ہے اور جمہور کون ہے؟ وہ بے چارہ جو آپ کی ڈگڈگی پر ناچتا ہے، وہ عوام اور آپ کے لوگ ہیں۔ اگر آپ ان لوگوں میں سے leadership آگے نہیں لانا چاہتے، اگر وہ عورت جو گلی محلے کے کام کرتی ہے اس کو آپ اس قابل نہیں سمجھتے کہ اس کو الیکشن لڑ کر آنا چاہئے۔ ہاں minority کو حق دیں اور minority سے ووٹ لیں، خواتین کو حق دیں اور خواتین سے ووٹ لیں۔ ہم اس کو کسی اچھے سسٹم سے discuss کرکے بہتر صورت میں تو کر سکتے ہیں۔ آپ لوگ جنرل الیکشن کا واقعہ بھول گئے ایک minority نے جرأت کی تھی اور اسے جلا دیا گیا تھا۔ آج پہلے آپ اس قوم کی سوچ تو بدلیں جو اس طرح خواتین ان کو برداشت نہیں ہوتیں اور ایک پرائم منسٹر خاتون ان سے برداشت نہیں ہوئی اور ان کو مروا دیا۔ ہماری یہ سوچ بدلنے میں ٹائم لگے گا لیکن اگر ہم base صحیح نہیں بنائیں گے اور اگر ہماری base سے اچھی فصل نکل کر نہیں آئے گی تو یہاں آج ایوانوں میں بیٹھے ہوئے چہرے اس قابل نہیں ہوں گے اور نااہل لوگ لاکر بٹھادیں گے تو کیا توقع کریں گے؟

جناب سپیکر! آپ بات کرتے ہیں میرٹ کی، آپ نیشنل اسمبلی میں دیکھ لیں کہ کس کس کی بیگمات بیٹھی ہیں، جسٹس رمدے کی بیگم بھی بیٹھی ہے اور بھتیجی بھی بیٹھی ہے۔ اگر مریم نواز کو ہائی کورٹ نہ ہٹاتی تو وہ بھی یوتھ کی چیئرپرسن بن کر بیٹھی تھی۔ آپ کس میرٹ کی بات کرتے ہیں؟ میرٹ ہم سب نے مل کر بنانا ہے ہم دودھ سے دھلے ہیں اور نہ ہی آپ دودھ سے دھلے ہیں۔ ہم سب میں improvement کی ضرورت ہے اور ہمیشہ improvement کی گنجائش رہتی ہے۔ اگر اللہ نے ہمیں کوئی موقع دیا ہے تو ہم کیوں نہ improvement کریں؟ دیکھیں! میں گلی محلے میں پھرتی ہوں اور ہر جگہ جاتی ہوں کیونکہ میں ورکر ہوں، میں یونین کونسل سے اٹھ کر یہاں تک آئی ہوں اور کام کر کے یہاں تک پہنچی ہوں۔ اگر میں پیراشوٹ کے ذریعے آتی تو مجھے کہاں عوام کے مسائل کا پتا ہوتا۔ مجھے پتا ہے کہ غازی کالونی میں سیوریج اور پینے کا پانی اکٹھا ہے۔ آپ وہ پانی پینا تو کیا سونگھ بھی نہیں سکتے جو وہ لوگ پی رہے ہیں۔ ان کے مسائل کون دیکھے گا؟ آپ کو لوکل گورنمنٹ کیوں چاہئے، لوکل سطح پر کام کرنے کے لئے لوکل لوگ چاہئیں۔ اگر وہ ایسے ہی سفارشی اور اپنے من پسند لوگ ہوں گے تو خدا کی قسم آپ kill کر جائیں گے اور کیاریوں کی فصل اُگنے سے پہلے ہی تباہ ہو جائے گی۔ مقصد یہ نہیں ہے کہ یہاں ہم تنقید برائے تنقید کے لئے کھڑے ہو جائیں یا پھر یہ کہ جو گورنمنٹ نے کیا وہ حرف آخر اور صحیح ہے۔ تبھی بہتری آئے گی جب گورنمنٹ اور اپوزیشن مل کر عوام کے لئے سوچیں گے اور اس leadership کے لئے سوچیں گے۔ ضروری نہیں ہے کہ اگر کسی کا سیاسی فیملی سے تعلق ہے تو آگے آ کر وہی سیاستدان بن سکتا ہے۔ جس طرح آپ کے سامنے فرزانہ بٹ اور سلمیٰ بٹ بیٹھی ہیں تو کیا یہ گلی محلوں میں پھرتی نہیں اور کیا یہ کام نہیں کرتیں؟ یہ حکومتی پارٹی کی ہیں۔ کیا ایسی عورتیں deserve نہیں کرتیں کہ وہ اسمبلیوں میں بیٹھیں؟ یا ہماری سائیڈ میں جو خواتین بیٹھی ہیں یا ایسے مرد بیٹھے اور minority بیٹھی ہے۔ یہ عورت minority کے لئے گلی محلے میں دن رات کام کرتی ہے۔ مجھے بتائیں کہ کیا اس کا حق نہیں ہے؟ حکومتی بنچوں پر حسینہ صاحبہ بیٹھی ہیں جب یہ فارم جمع کروا رہی تھیں تو مجھے یہ الیکشن کمیشن کے آفس ملی اور میرا دل ان کو دیکھ کر اتنا بڑا ہو گیا اور مجھے خوشی ہوئی کہ ایک ایسی عورت کو بھی موقع ملا جو گلی محلے سے اٹھ کر کام کر کے آئی ہے تو خدا کے لئے ان کیاریوں کو پنپنے دیں، صحیح معنوں میں صحیح بیج ڈالیں، صحیح پانی ڈالیں اور صحیح روشنی ڈالیں تو یہاں سے جو فصل اُگے گی تو اس کا فائدہ انشاءاللہ ہماری آنے والی نسلوں کو ہو گا اور آپ کو وہ اچھے الفاظ میں یاد کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب آصف محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ترمیم کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس Bill میں جو آپ نے یوتھ کونسلر کی سیٹ رکھی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ جب یہ Bill منظور ہوا تھا تو اس وقت اسمبلی کے اندر یہ تجویز آئی تھی تو مجھے بڑی دلی خوشی ہوئی تھی کہ at least ہم نے ابھی اس چیز کی روایت رکھ دی کہ شاید ہماری آنے والی نسلیں یا اس پاکستان کے اندر جو ایک روایتی قسم کی سیاست ہے وہ شاید کسی طریقے سے دم توڑے اور کوئی نئے چہرے اور پروفیشنل نوجوان ابھر کر سامنے آئیں جو پاکستان کے مستقبل کی باگ ڈور سنبھالیں۔ میں نے اس floor پر کھڑے ہو کر لاء منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا تھا کہ آپ نے یہ سیٹ نوجوانوں کے لئے رکھی ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج پھر وہی زنجیروں میں جکڑی ہوئی جمہوریت جو ہمارے پاکستان کے اندر رہے وہی کام آپ نے اس سیٹ اور نوجوانوں کے ساتھ دوبارہ کر دیا ہے کہ وہ چیئرمین، وائس چیئرمین اور اپنے سیاسی لیڈر کی منتیں اور خوشامدیں کریں۔ جمہوریت کا مطلب ہوتا ہے کہ آزادی رائے کا اظہار ہونا چاہئے یعنی اس میں آپ پر کسی قسم کی کوئی قدغن نہ ہو اور آپ پر کوئی پریشر نہیں ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ نوجوان جس کو آپ نے مستقبل کے لئے تیار کرنا ہے تو وہ سب سے پہلے چیئرمین، وائس چیئرمین اور باقی ممبران کے گھٹنوں میں بیٹھے گا تو اس نے پاکستان کی کیا خدمت کرنی ہے اور وہی ہونا ہے جو ہمارے اس ایوان میں بھی ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بھی بہت talented لوگ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن صرف اور صرف اس لئے ان کو آگے نہیں آنے دیا جاتا کہ انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو آپ ان نوجوانوں سے بھی کروانے کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ خدارا اس کو لاء منسٹر صاحب seriously لیں۔ یہ پاکستان کے future کا معاملہ ہے آپ نے ماشاء اللہ بڑے tenure دیکھ لئے اور اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ آپ دو چار tenure سے آگے جائیں گے۔ خدارا اس پاکستان کو بہتر ہونے دیں اور نوجوانوں کو آگے آنے دیں۔ آپ کی فیملی میں بھی بڑے نوجوان ہوں گے ان کو بھی موقع دیں اور ایسے پروفیشنلز کے لئے یہ راستہ کھولیں اور ان ایوانوں کے اندر اچھے پڑھے لکھے نوجوان اس کو politics as career adopt کریں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج جس طرح ایک معزز ممبر نے یہاں پر salaries کے حوالے سے بات کی تو یہ بھی ہمارے لئے باعث شرمندگی ہے کہ کیوں کوئی پروفیشنل آدمی اس کو as career adopt کرے گا، کیوں کوئی ایماندار آدمی اس فیلڈ کو as career adopt کرے گا

؟جب اس کو پتا ہے کہ مجھے 43 ہزار روپیہ یہاں سے ملنا ہے تو وہ کیوں نہ کسی multinational company کے اندر اپنے کیریئر کو develop کرے۔ اگر کسی نے ایمانداری سے کام کرنا ہے تو آپ نے space اس کے لئے already بڑی کم رکھی ہوئی ہے تو میری لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ باقیوں نے تو اپنی اپنی حد تک بات کی۔ Minority اور خواتین کے حوالے سے بھی لوگوں نے بات کی لیکن خدارا جو آپ کا مستقبل ہیں اگر اس کو seriously دیکھ لیں اور یوتھ ممبر کی سیٹ پر direct election کرائیں کیونکہ انہوں نے کل کو ابھر کر اس ملک کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ Clause-3 کی تیسری ترمیم ہے۔ رانا ثناء اللہ خان نے بڑی اچھی باتیں کیں اور اس ایوان میں ہر بندے کو سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہئے اور وہ جو بھی قدم اٹھائے اس کو سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہئے۔ اگر یہ Bill ہم نے سوچ سمجھ کر بنایا ہوتا تو اس پر تیسری دفعہ ترمیم کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ Bill تیسری دفعہ اس ایوان میں آرہا ہے اور ہم اس میں ترمیم کر رہے ہیں۔ باقی ہم نے جو کہا ہے کہ یونین کونسلوں کو خواتین کے لئے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، یوتھ، minority اور لیبر کسان کے لئے پوری یونین کونسل کو ایک constituency کا درجہ دیا جائے تو اس میں اصل جمہوریت کی روح ہی یہی ہے کہ الیکشن لڑنا۔ جہاں تک رانا صاحب نے ایک بات کہی کہ شاید ہم نے ان آٹھ منتخب لوگوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ بکیں گے یا وہ غلط لوگ ہوں گے تو ایسا نہیں ہے لیکن اتنا ہر بندے کو پتا ہے کہ جب ہم اس معاشرے میں یونین کونسل level پر رہتے ہیں تو کس قسم کے پریشر برداشت کرنے پڑتے ہیں، کیا اس میں مجبوریاں آڑے آتی ہیں اور غلط کام کروایا جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ خوشی سے کریں گے بلکہ مجبوراً ان سے کام کروایا جائے گا اور اسی وجہ سے یہ بل لایا جا رہا ہے تاکہ کنٹرول democracy رہے اور grass roots level کے لوگ بھی آپ کے کنٹرول میں رہیں۔ مجھے ذرا بتایا جائے کہ کون سا ایسا ایوان ہے جو اپنے وجود کا 62.30 فیصد reserve seats رکھتا ہے؟ آٹھ لوگ elected ہیں اور پانچ اس میں reserve پر ہیں۔ کوئی دنیا کا ایسا elected عوامی ایوان بتایا جائے جس کے 40 فیصد لوگ indirect آئے ہیں اور ان کو عوام نے ووٹ نہ دیا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت کے ساتھ مذاق ہے اور جمہوریت کا قتل ہے، بنیادی جمہوریت اس کو نہیں کہتے اور بنیادی جمہوریت میں دل بڑے رکھنے پڑتے ہیں۔ اگر کسی بکری کا سر کسی گھڑے میں آجائے تو گھڑا توڑنا چاہئے نہ کہ بکری کو ذبح کرنا چاہئے۔ رانا ثناء اللہ صاحب نے کہا

کہ بہت زیادہ بیلٹ پیپرز ہو جائیں گے تو اس کا حل یہ نہیں ہے کہ الیکشن میں مذاق بنا دیا جائے اور جمہوریت کو قتل کر دیا جائے۔ اس کا حل یہ ہے کہ آپ پولنگ سٹیشن زیادہ بنائیں، پولنگ بوتھ زیادہ بنائیں اور آپ اس کو manage کریں نہ کہ بنیادی جمہوریت کو نچلے level پر قتل کر دیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی یوتھ کے ساتھ، اس ملک کی خواتین کے ساتھ، اس ملک کی minorities کے ساتھ اور اس ملک کی لیبر اور کسان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے کہ ان کو ایوان میں جانے سے روکا جا رہا ہے اور ان کو ان کی صوابدید پر چھوڑا جا رہا ہے جو آٹھ لوگ elect ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ اس پر ہمیں review کر لینا چاہئے یہ کوئی بُری بات نہیں ہے۔ اگر آج یہ عوام کی ضرورت ہے۔ کل انہوں نے پھر عوام کے پاس جانا ہے، میرے خیال میں لوگ ان سے پوچھیں گے بلکہ عوام کو پوچھنا بھی چاہئے کہ یہ عوام پر اتنا بڑا ظلم کیوں کرنے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اس ترمیم پر بات کرنا چاہوں گی، پہلی دفعہ جب لوکل گورنمنٹ بل اسمبلی میں آیا تو اس وقت وزیر قانون اور حکومتی بنچوں نے ہمیں یہ یقین دلایا تھا کہ اپوزیشن کی طرف سے جو بھی اچھی، جائز ترامیم آئیں گی ہم ان کو incorporate کریں گے۔ اس کے بعد ایسا ہی ہوا اور انہوں نے minorities کو direct election کا حق دیا، خواتین کی سیٹوں کو بڑھایا، یوتھ کو بھی اس میں include کیا گیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بڑی اچھی اور خوش آئند بات تھی لیکن جب ایکٹ بن گیا مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ اس ایکٹ کے ہوتے ہوئے دوبارہ آرڈیننس کیوں جاری کیا گیا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس ایکٹ کو اس معزز ایوان نے منظور کیا تھا اور کثرت رائے سے منظور کیا تھا۔ اس میں اپوزیشن کی ترامیم بھی شامل تھیں لیکن راتوں رات اس پر ڈاکا ڈالا گیا اور ایک آرڈیننس کی صورت میں ان کا جو حق تھا وہ ان سے چھین لیا گیا۔ مجھ سے پہلے دوسرے مقررین نے بھی یہ بات کی کہ لوکل گورنمنٹ سسٹم جمہوریت کے لئے نرسری ہوتی ہے۔ یہاں سے political leadership کو تیار کیا جاتا ہے اور یہ طبقات جن میں یوتھ، خواتین اور minorities شامل ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں ان کے لئے اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ان کو political training دی جائے۔ یہ ایک نرسری ہے اور یہاں پر ان کو پہنچنے کا موقع ملتا ہے لیکن اب ہم نے ان کو اس سے محروم کر دیا ہے کیونکہ ہم ان کو trained ہی نہیں کرنا چاہ رہے۔ ہم چاہتے تو ہیں کہ خواتین ان معزز ایوانوں میں آئیں، ہم چاہتے تو ہیں کہ ان کو نمائندگی دی جائے لیکن ہم ان کو trained نہیں کرنا چاہ رہے۔ ہم ان کو local level پر ٹریننگ نہیں دینا چاہتے بلکہ ہم ان کو کسی نہ کسی کا مرہون منت بنانا چاہتے ہیں۔ یہی صورتحال خواتین minorities اور نوجوانوں کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ یہ وہ طبقات ہیں جو محرومیت کا شکار ہیں۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ آپ ان کو پہنچنے کا موقع دیں تاکہ وہ ایک جمہوری ملک میں جمہوری طریقے سے اپنے آپ کو منوا سکیں۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ minority کا بندہ کیسے الیکشن لڑ سکتا ہے؟

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ minority کا الیکشن minority کے ساتھ ہی ہوگا۔ ایک خاتون کا الیکشن خاتون کے ساتھ ہی ہوگا ایک مزدور کا مزدور کے ساتھ ہوگا۔ میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ یہ ایک اچھی بات ہوگی کہ وہ elect ہو کر آئیں اور کسی کے مرہون منت نہ ہوں۔ وہ لوگ چیئرمین کی طرف نہ دیکھیں وہ اپنی پارٹی کے لیڈر کی طرف نہ دیکھیں کہ ان کی صوابدید ہوگی، ان کی شفقت اور محبت کا ہاتھ ہوگا تو پھر ہم سسٹم میں آسکیں گے اس لئے میری آپ سے، وزیر قانون سے request ہے، اپنی کیمونٹی، اپنی لیڈرشپ کی طرف سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ پلیز ہم سے ہمارا یہ حق نہ چھینئے گا۔ ہم پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں اور عزت سے رہنا چاہتے ہیں، ہم پاکستان کے پولیٹیکل سسٹم میں آنا چاہتے ہیں لیکن میں بڑے دکھ کے ساتھ، pain کے ساتھ یہ کہنا چاہتی ہوں کہ politically خاص طور پر minority اُٹھ ہی نہ سکے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ آپ ہمیں اٹھنے ہی نہیں دینا چاہتے اور ہمیں بار بار یہی کہا جاتا ہے کہ کیسے الیکشن؟ الیکشن لڑنا ہمارا کام ہے۔ آپ ہمیں موقع تو دیجئے گا آپ ہمیں یہ تو نہ کہیں کہ کیسے الیکشن لڑیں گے؟ مہربانی فرما کر اس پر نظرثانی کی جائے اس سے ہمیں محروم نہ کیجئے گا کیونکہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ یہ ہمارا بنیادی حق ہے۔ اگر ہم ووٹ دے سکتے ہیں تو ہمیں ووٹ لینے کا حق بھی دیجئے گا تاکہ ہم اس ملک کے باعزت شہری ہو سکیں۔ ابھی تک تو ہمیں یہی محسوس ہوتا ہے کہ ہم یہاں پر دوسرے درجے کے شہری ہیں۔ ہم اپنے نمائندے خود سے چن نہیں سکتے، ہم آپ سے بنیادی سطح پر local level پر یہ حق مانگ رہے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے نمائندے چننے کا حق دیجئے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے وزیر قانون سے، اس معزز ایوان سے ایک بار پھر یہی گزارش کرنا چاہوں گی کہ minorities کو، یوتھ کو اور خواتین کو نمائندگی کا حق دیا جائے۔ یوتھ جو ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے ان کو آپ نمائندگی تو دیتے ہیں لیکن وہ بھی سسک سسک کر دیتے ہیں۔ کسی کا مرہون منت بنا کر، وہ صرف یہ دیکھتا رہے کہ میری باری کب آئے گی؟ مہربانی کر کے آپ اس پر نظر ثانی کیجئے اور اس بل کو revise کیا جائے۔ یہ وہ طبقات ہیں جن کو آپ کی ضرورت ہے، حکومت ان طبقات کے لئے ہوتی ہے، ان لوگوں کو انصاف چاہئے ہوتا ہے۔ اس بل کے وسیلے سے جو لوگ کمزور ہیں ان کو مزید کمزور بنا رہے ہیں اور جو طاقتور ہیں ان کو زیادہ طاقتور بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ساری repetition ہوئی ہے اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں۔ میں صرف اس بات کی یہاں پر نشاندہی کروں گا کہ یہاں پر میری بہن سعدیہ سہیل نے جو اس وقت تو موجود نہیں ہیں اپنے بارے میں کہا کہ میں یہاں پر کام کر کے پہنچی ہوں، میں کوئی سکائی لیب کے ذریعے سے نہیں گری ہوں اور انہوں نے یہاں پر بہت کام کیا ہے۔ اس معزز ایوان میں جو معزز ممبران بیٹھی ہیں ان کی طرف انہوں نے اشارے کر کے بھی کہا کہ انہیں دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی لیکن وہ یہ بھول گئیں کہ وہ جس طریق کار سے آئی ہیں اسے بھی indirect election ہی کہتے ہیں۔ یونین کونسل level پر بھی انشاء اللہ تعالیٰ پارٹی لیڈر شپ اور لوگ ان ہی لوگوں کو منتخب کریں گے جو سوشل ورکر ہوں گے، پولیٹیکل ورکر ہوں گے۔ میری بہن فرما رہی ہیں کہ ہم الیکشن لڑنا چاہتے ہیں اور ہم آگے آنا چاہتے ہیں ہمیں روکا نہ جائے۔ میں تو پہلے ہی یہ عرض کر چکا ہوں کہ اس ملک کا آئین، اس ملک کا قانون اس بنیاد پر کسی بھی طبقہ پر قطعی طور پر کوئی قدغن نہیں لگاتا کہ وہ الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتا۔ یہ ایک special right ہے جو کہ special طریق کار کے تحت ہی دیا جا سکتا ہے اور آئین اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ Basic right جو ہے وہ basic right ہے کہ ہر کسی کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ الیکشن لڑے۔ وقاص صاحب نے کہا کہ دیکھیں یوحنا آباد میں وہ الیکشن لڑنا چاہتے ہیں تو آپ ان کو روک رہے ہیں، یوحنا آباد تو اتنا بڑا محلہ ہے میرے خیال میں تو وہ ایک نہیں دو یونین کونسلوں کا علاقہ ہو گا۔ وہاں پر وہ کیوں سپیشل سیٹ کے لئے آئیں گے وہاں پر وہ چیئرمین کا الیکشن لڑیں گے، وائس چیئرمین کا لڑیں گے جنرل کونسلر کا لڑیں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کو صرف تنقید برائے

تنقید یا صرف ایک point scoring کے انداز سے نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ترمیم جو انہوں نے پیش کی ہے یہ وہی ہے جو کلاز بل میں پہلے سے موجود تھی اسی کو انہوں نے ایک ترمیم کے طور پر پیش کیا ہے جس میں ہم نے یہ ترمیم move کی ہے۔ اس میں یہ دیکھیں کہ یہ وہی ہے کہ whole union council وہ یوتھ کے لئے minority member کے لئے اور female member کے لئے بھی ہے۔ اس میں آسانی پیدا کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری وہ خواتین، وہ یوتھ کا اور minority کا نمائندہ ہوگا جو سوشل ورکر ہوں گے جو پولیٹیکل ورکر ہوں گے۔ جس طرح سے ہماری بہنیں اور ہمارے minority کے ممبرز اس معزز ایوان میں بیٹھے ہیں، قومی اسمبلی میں بیٹھے ہیں، سینیٹ میں بیٹھے ہیں، اسی طریق کار، اسی میرٹ کے مطابق لوگ آگے آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

The amendment moved and the question is:

That in Clause 3 of the Bill, for the proposed sub-section (3) of section 9 of the Principal Act, the following be substituted:-

"(3) The Election Commission shall delimit a Union Council into six wards for the election of members on the general seats, two wards, consisting of three adjoining wards of the Union Council, for the election of the two seats reserved for women, and one ward consisting of the whole Union Council for election of one peasant member in a rural Union Council or one worker member in an urban Union Council, one youth member, and one non-Muslim member."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

ایوان کا ٹائم ایک گھنٹہ بڑھا دیا جائے۔

This amendment is substantially identical to the amendment in Clause 3 which has been lost, therefore, the same is inadmissible under Rule 106 b and 198 (4) and it is ruled out of order.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Sadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak,

Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik. Who's to move it?

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 8 of the Bill, in the proposed Clause (c) of subsection (1) of Section 111 of the Principal Act, for the words "two members", occurring in line 3, the words "three members", be substituted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 8 of the Bill, in the proposed Clause (c) of subsection (1) of Section 111 of the Principal Act, for the words "two members", occurring in line 3, the words " three members", be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، عارف عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم نے جو ترمیم دی ہے اس میں دو کی جگہ تین ہے۔ مجھے اس میں یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اس میں کیا قباحت ہے کہ اسے oppose کیا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے آپ question put کر دیں۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 8 of the Bill, in the proposed Clause (c) of subsection (1) of Section 111 of the Principal Act, for the words "two members", occurring in line 3, the words "three members", be substituted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Sadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal,

Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik.

Due to loss of amendment in Clause 3 and Clause 4, this amendment is ruled out of order in term of Rule 106(b) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997.

Now, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2015.

آرڈیننس (ترمیم)(ترویج و انضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within 2 months.

Minister for Law may lay the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Ordinance 2015.

آرڈیننس (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within 2 months.

Minister for Law may lay the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Ordinance 2015.

آرڈیننس(دوسری ترمیم)غازی یونیورسٹی،ڈیرہ غازی خان2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within 2 months.

Minister for Law may lay the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Ordinance 2015.

آرڈیننس(ترمیم)غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Excise & Taxation with the direction to submit its report within 2 months.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015.

مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Flood Plain Regulation Bill 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Irrigation and Power for report within 2 months.

(اذان عشاء)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب خرم اعجاز چٹھہ مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب خرم اعجاز چٹھہ: جناب سپیکر! میں

"The Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015 (Bill No.44 of 2015).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب معزز ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ نے آپ سب کے لئے درج ذیل کتابیں print کروائی ہیں:

(1) Biography of MPAs

(2) Punjab Assembly Decisions

(3) The Parliamentarians

آپ سے گزارش ہے کہ کتابیں اسمبلی سیکرٹریٹ کے شعبہ قانون سازی سے وصول کر لیں۔ اب اجلاس کل صبح 10:30 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔